بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

خطبہ نمبر ۳۱

ربوہ

فون ۴۴۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۷۲/۳۷ منگل ۱۵ شوال ۱۴۰۳ھ، ۲۶ وفا ۱۳۶۲ ہش ۲۶ جولائی ۱۹۸۳ء نمبر ۱۶۹

اخبارِ احمدیہ

- ربوہ ۲۵ وفا/جولائی۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدّ ظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت قدرے بہتر ہے تاہم بلڈ پریشر زیادہ ہے۔

احباب کرام کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ حضرت سیدہ موصوفہ کی صحت یابی اور کامل تندرستی کے لئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

خطبۂ عید الفطر

عید الفطر کی حقیقت شجرِ رمضان کے طیّب اور شیریں پھل کی ہے

عید کا اسلامی فلسفہ یہ ہے کہ ہماری عید میں لازماً عبادت اور خدمت خلق کے شیریں پھل لگنے چاہئیں

آج کے دن امراء اپنے غریب بھائیوں کے گھروں میں جائیں اور جو تحفے آپس میں بانٹتے ہیں ان میں غریب بھائیوں کو بھی شامل کریں

میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اسمیں آپ ایسی لذتیں پائیں گے کہ دنیوی لذتیں آپکو ان کے مقابل پر ہیچ نظر آئیں گی

یہ وہ عید ہے جو محمد مصطفےٰ ﷺ کی عید ہے اور درحقیقت سچے مذہب کی عید ہے لیکن بعد میں آنے والوں نے ان عیدوں کے مزاج بدل ڈالے

احمدیوں کو چاہیئے کہ اسلامی معاشرہ کی اسلامی عید دنیا میں رائج کر دیں۔ یہی ایک عید ہو جو دنیا میں منائی جائے اسکے سوا کوئی اور عید باقی نہ رہے

فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

- بتاریخ یکم شوال ۱۴۰۳ھ مطابق ۱۲ وفا ۱۳۶۲ ہش - ۱۲ جولائی ۱۹۸۳ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

مرتبہ:- مکرم یوسف سلیم ملک صاحب ایم اے انچارج صیغہ زود نویسی - ربوہ

نوٹ:- اس خطبہ کو صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر احباب جماعت کی خدمت میں پیش کر رہا ہے

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیہ کریمہ کی تلاوت فرمائی۔

وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِیَعْبُدُوا اللّٰہَ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ حُنَفَآءَ وَ یُقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَ یُؤْتُوا الزَّکٰوۃَ وَ ذٰلِکَ دِیْنُ الْقَیِّمَۃِ ۝ (البینۃ: آیت ۶)

اور پھر فرمایا:-

"عید کے متعلق بہت سے احمدی نوجوانوں کو میں نے یہ باتیں کرتے ہوئے سنا ہے کہ ہماری عید تو بہت ہی بور عید ہوتی ہے۔ وہ دنیا کی عیدوں کے ساتھ جب اس عید کا مقابلہ کرتے ہیں تو یہی نتیجہ نکالتے ہیں کہ ہماری عید تو تھکا دینے والی اور اکتاہٹ پیدا کرنے والی عید ہوتی ہے

اس عید کے موقع پر

نہ کہیں میوزیکل ہالز کے اندر جانے کا کوئی پروگرام ہوتا ہے نہ ڈوم میراثی کوئی ناچ دکھاتے ہیں، نہ کوئی تھیٹرز ہیں، نہ سینما ہیں نہ ناچ گھر ہیں کہ جہاں جا کر دل بہلائے جائیں، نہ دنیا کی شراب بٹتی ہے۔ کوئی بھی تو ایسا فعل نہیں جو دنیا اپنی عیدیں منانے کے لیے کرتی ہو اور ہماری عید میں پایا جاتا ہو۔

وہ کہتے ہیں ہم کیا کریں ایک گھر سے دوسرے گھر میں جا جا کر تھک جاتے ہیں۔ عید کی مبارکبادیں دیتے دیتے دل اکتا جاتا ہے۔ مختلف گھروں میں پھرتے ہیں روزے رکھنے کی وجہ سے معدہ کو عادت نہیں ہوتی کھا کھا کر اور بھی برا حال ہو جاتا ہے۔ بعض لوگ بیمار ہو جاتے ہیں۔ کسی کو پیٹ درد

رجسٹرڈ نمبر ایل: ۵۲۵۴، پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبدالحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقامِ اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ، قیمت: ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے دورے پڑ رہے ہیں کسی کو کوئی اور مصیبت پڑ جاتی ہے۔ ڈاکٹرز کے پاس جانا پڑتا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ یہ اچھی عید ہے۔ اسلام جو سب سے زیادہ شاندار، سب سے کامل سب سے آخری اور نقطہ عروج پر پہنچا ہوا مذہب ہو اس کی اتنی مشہور عید ہو اور وہ بھی بور ہو اس کی سمجھ نہیں آتی کہ یہ کیوں ہے۔ پس

آج میں نے سوچا

کہ میں احباب جماعت کو بتاؤں کہ بات کیا ہے۔ کیوں ان کی عید بور ہوتی ہے۔ اور اس عید میں لذت پیدا کرنے کا طریق کیا ہے۔

دراصل ہر وہ چیز جو مقصد سے ہٹ کر دیکھی جائے یا کی جائے اس میں بوریت پیدا ہو جاتی ہے۔ آپ اگر ہاکی کا میچ دیکھنے جائیں اور وہاں ڈوم میراثی ناچ رہے ہوں اور آپ کو کہا جائے کہ بہت اچھا میچ ہونے والا ہے انتظار کریں اور ابھی یہ ناچ دیکھیں تو ہو سکتا ہے ہاکی کی فیلڈ پر پتھراؤ ہو جائے۔ وہی لوگ جو پہلے شوق سے ناچ دیکھا کرتے تھے ان کو اتنا غصہ آئے اور اتنا ہنگامہ کھڑا ہو جائے کہ ہاکی کا میچ منسوخ کرنا پڑے۔ یا ہاکی کا میچ دکھانے کے لیے بلایا گیا ہو اور کرکٹ کھیلنا شروع کر دیا جائے تو کرکٹ کے شائقین بھی لعنت ڈالیں گے، وہ کہیں گے جو چیز ہم دیکھنے آئے ہیں وہ تو دکھاؤ۔

پس بوریت کی بہت سی قسموں میں سے ایک قسم یہ بھی ہے کہ مقصد کو پورا نہ کیا جائے۔ اس کی بجائے کچھ اور بات ہو جائے تو اس سے بوریت پیدا ہوتی ہے۔

آپ نے اخباروں میں پڑھا ہو گا کہ بعض قسم کی فلمیں دیکھنے لوگ جاتے ہیں اور اس کے لیے مہنگے ٹکٹ خریدتے ہیں اور فلم کوئی اور دکھا دی جاتی ہے تو سینما گھروں کو آگ لگا دی جاتی ہے، کرسیاں توڑ دی جاتی ہیں۔ حالانکہ ویسے وہ فلم دیکھنے جاتے تو کبھی بور نہ ہوتے۔ پس معلوم ہوتا ہے کہ

اسلامی عید کا مقصد

پورا نہیں رہا۔ اگر بوریت پائی جاتی ہے تو ظاہر ہے کہ اللہ کچھ اور عید دکھانا چاہتا ہے۔ آپ کچھ اور عید دیکھ رہے ہیں اور نہیں سمجھ رہے کہ یہ کیا قصہ ہے۔ آپ کی توقعات دوسری سمت میں ہیں اور اللہ نے اور طرح کی عید مقرر فرمائی ہوئی ہے۔ نتیجۃً آپ عید کو قصوروار نہیں کہہ سکتے، اپنی عقل اور فہم کو قصوروار کہہ سکتے ہیں۔ آپ نہیں سمجھے تھے کہ خدا کیا دکھانا چاہتا ہے آپ کچھ اور دیکھنے گئے تھے دنیا داروں کی عیدیں دیکھیں اور سمجھے کہ یہ عید محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عید بھی ہو گی حالانکہ شتّان بینہما، زمین و آسمان کا فرق ہے دنیا کی عیدوں میں اور اس عید میں جو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ کے حکم کے مطابق ہمیں عطا کی ہے۔

اس عید کو سمجھنا ہو تو اس درخت کو سمجھیں جس کا یہ پھل ہے اور وہ درخت شجرِ رمضان ہے۔ جیسے درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ ویسے پھل بھی اپنے درخت سے پہچانا جاتا ہے۔ کبھی پھل مدد کرتا ہے۔ درخت کو پہچاننے میں اور کبھی درخت مدد کیا کرتا ہے بتانے میں کہ یہ پھل لگتا تھا۔ تو اگر پھل کی سمجھ نہیں آ رہی تو درخت کو جانچو اور سوچو کہ اس پر کس قسم کا پھل لگنا چاہیئے تھا۔

رمضان المبارک کے کئی اسباق ہیں ان میں سے دو بڑے گہرے سبق ہیں جو دراصل رمضان ہی کا نہیں بلکہ

ہر مذہب کا خلاصہ

ہیں، ان میں سے ایک عبادت الٰہی ہے اور دوسرا بنی نوع انسان کے ساتھ سچی ہمدردی اور پیار اور خدمتِ خلق اور لوگوں کے دکھ سکھ میں شریک ہونا ہے۔ یہ دو گہرے سبق ہیں جو رمضان ہمارے لیے لے کر آتا ہے۔ اس درخت پر اگر عبادت کے سوا کوئی اور پھل لگا ہوا آپ دیکھیں گے اور اپنی توقع کے مطابق اس پھل سے لذت حاصل کرنے کی کوشش کریں گے تو آپ کو سخت مایوسی ہو گی۔ اس پر تو عبادت کا پھل لگنا چاہیئے۔ اور عبادت کا پھل سمجھ کر جب آپ عید منائیں گے تو پھر آپ عید کا لطف اٹھائیں گے۔ اس عید پر تو خدمتِ خلق کا پھل لگنا چاہیئے اگر آپ اس کے سوا کچھ اور غرضیں لے کر اس عید میں داخل ہوں گے تو سخت بور ہوں گے۔ اگر یہ ہال ہوتا اور کرسیاں ہوتیں تو یقیناً کرسیاں ٹوٹ جاتیں اس لیے کہ آپ نہیں سمجھتے کہ اس عید کا مقصد کیا ہے۔ ایک مہینہ مسلسل آپ کو اللہ تعالیٰ نے عبادت کے طریق بتائے عبادت کا ذوق بخشا۔ جو لوگ دن میں پانچ نمازیں ادا نہیں کرتے تھے ان کو پانچ نمازوں کی عادت ڈالی، جو راتوں کو نہیں اٹھ سکتے تھے اُن کو راتوں کو اٹھنا سکھایا اور اللہ کے لیے اپنے سارے وجود کو سجدہ ریز کرنے کا سبق دیا۔ اب جس آدمی کو تیس دن یہ سبق ملا ہو اس کی عید یہ تو نہیں ہو سکتی کہ اس سبق کو بھلا دو تو یہ تمہاری عید ہے۔

پس وہ قومیں جو ایسی عید کی توقع رکھتی ہیں کہ جس میں عبادت کو یہ سمجھ کر فراموش کر دیا جائے کہ اس سے کوئی لذت حاصل نہیں ہو گی وہ لوگ عید سے لطف اندوز نہیں ہو سکتے۔ حالانکہ یہ تو وہ دن تھا جب کوشش کی جاتی کہ آپ صبح کی نمازیں پہلے سے بڑھ کر حاضر ہوتے، پہلے سے بڑھ کر مسجدوں میں رونق لگاتے، پہلے سے بڑھ کر محبتِ الٰہی کے جذبہ سے سرشار ہو کر خدا کی حمد کے گیت گاتے، اور اس کا شکر ادا کرتے۔ دیکھو! خدا نے اس عید میں ایک عبادت زائد کر دی کم نہیں کی۔ ایک نماز کا اضافہ کر دیا یہ بتانے کے لیے کہ شجرِ رمضان درست اور سچا ہے تم جھوٹے ہو سکتے ہو۔ اس پر تو

عبادت ہی کا پھل

لگنا تھا۔ اور وہ ہم نے لگا کر دکھا دیا۔ پہلے دن میں پانچ نمازیں پڑھا کرتے تھے آج چھ نمازیں پڑھو گے۔ یہ سبق تھا کہ کس قسم کی عید کی تمہیں توقع رکھنی چاہیئے۔

پس آج اگر آپ اس جذبہ کے ساتھ نمازیں پڑھیں اور مسجدوں میں رونق بڑھائیں کہ یہ سارا سبق تھا اور ہماری عید یہی ہے کہ ہم عبادت کریں اور خاص طور پر اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہوں اور عرض کریں۔ لبیک اللّٰھم لبیک اے میرے اللہ میں حاضر ہو گیا ہوں اور میں نے تیرے سبق کو بھلایا نہیں ہے، اب تو مجھ سے پیار کا اظہار فرما، مجھ پر محبت کے جلوے ظاہر فرما، تو میرا ہو جا، مجھے ان عبادتوں کی لذت بخش۔

الغرض جو شخص عید کے دن ایسی نمازیں پڑھے گا اس کی تو عید ہی ہے۔ وہ عید میں ایسی لذت پائے گا کہ غیر اس کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔

پس۔

عید کا سبق تو یہ ہے۔

کہ آپ عبادت میں اضافہ کریں۔ چنانچہ قرآن کریم کی ایک اور سورۃ میں بھی اس مضمون کو بیان کیا گیا ہے جس کی میں نے گزشتہ سال عید الفطر کے خطبہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہیں تلاوت کی تھی اور فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ وَاِلٰی رَبِّکَ فَارْغَبْ کے مضمون پر روشنی ڈالی تھی اور بتایا تھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے رسول! جب تم مشقتوں اور محنتوں کے دور سے گزرتے ہوئے یہ چاہتے ہو کہ تمہیں آرام جاں ملے اور سکونِ قلب میسر آئے تو اپنے عمل اور سنت کے ذریعہ سب کو یہ سبق دے دو کہ فاذا فرغت فانصب والی ربک فارغب۔ تمہاری ساری لذتیں اپنے رب میں ہیں تم جب بھی فارغ ہو اپنے رب کے حضور کھڑے ہو کر گریہ وزاری کیا کرو اور اس سے محبت کی پینگیں بڑھایا کرو کہ اسی میں تمہاری ساری لذت ہے۔

پس جس نے یہ سبق نہیں سیکھا اس کو تو یہ عجیب سی چیز نظر آئے گی۔ اس کیلئے تو اوپری اوپری اور بے معنی اور تھکا دینے والی اور لغو عید ہوگی۔ اس کو کچھ بھی اس میں لطف نہیں آئے گا۔ کیونکہ جس پھل کی وہ توقع رکھتا ہے وہ پھل تو ہندو مذہب میں اس کو مل سکتا ہے، بگڑی ہوئی عیسائیت میں تو اسے حاصل ہو سکتا ہے، بدھ ازم میں شاید اس کو نصیب ہو جائے، دنیا کی غیر قوموں میں دھریوں میں بھی وہ پھل اس کو مل جائے گا۔ لیکن اسلام سے اس پھل کا کیا تعلق ہے۔ اسلام کی عید میں تو وہ پھل آپ کو کہیں نظر نہیں آئے گا۔ اس لیے آج اگر آپ عید منانا چاہتے ہیں تو اپنی عبادتوں میں لذت ڈھونڈیں اور اللہ تعالیٰ کے حضور پہلے سے بڑھ کر دعائیں کریں اور اس سے تعلق پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ اس کے حضور پہلے سے زیادہ جھکیں پہلے سے بڑھ کر نمازیں پڑھیں۔ پھر دیکھیں کہ آپ کی عید کس شان کی عید ہوتی ہے۔ دنیا کی کسی اور قوم کو ایسی عید نصیب نہیں ہوگی جیسا کہ احمدی مسلمان عید منا رہا ہوگا۔

جیسا کہ میں نے بتایا ہے

عید کا دوسرا پہلو خدمتِ خلق

ہے۔ غریب کے دکھ میں شریک ہونا اس کا دکھ بانٹنا اور اپنے سکھ اس کے ساتھ تقسیم کرنا یہ اور اس قسم کے دوسرے نیکی کے کام خدمت خلق سے تعلق رکھتے ہیں۔ چنانچہ رمضان سے پہلے میں نے احباب جماعت پر بڑی تفصیل سے واضح کیا تھا کہ رمضان میں ایک بڑا گہرا سبق پایا جاتا ہے اور روزہ کے اندر دوسری بہت سی حکمتوں کے علاوہ ایک بڑی گہری حکمت یہ ہے کہ امراء بھی غریبوں کے دکھوں کو سمجھنے کے اہل ہو سکیں۔ ان تلخیوں میں سے گزریں جن تلخیوں میں سے اکثر غرباء ہمیشہ گزرتے ہیں۔ اور وہ ایک طرف تو خدا کا شکر کریں کہ یہ ایک مہینہ جو ہم نے گزارا ہے ہمارے بعض بھائی ایسے ہیں جن کے بارہ مہینے اسی طرح گزرتے ہیں اور پھر اس شکر کے ساتھ ان کے بارہ مہینے کے دکھ آسان کرنے کی کوشش کریں۔ یہ وہ دوسرا سبق ہے جو رمضان شریف نے ہمیں عطا کیا ہے۔

پس لازماً اس عید میں بھی خدمتِ خلق کا پھل لگنا چاہیئے۔ یہ دوسرا میٹھا پھل ہے جو اس عید کو قدرتی طور پر عطا ہونا چاہیئے۔ لیکن اگر آپ اس پھل کی طرف ہاتھ نہ بڑھائیں اور اپنی لذتیں دوسری جگہ ڈھونڈیں تو آپ یقیناً بور ہوں گے کیونکہ یہ بات اور یہ سوچ انسان کو اپنے مقصد سے ہٹانے والی ہے۔

اس نقطۂ نگاہ سے جب ہم دیکھتے ہیں تو وہ مسئلہ بھی حل ہو جاتا ہے جو بعض لوگوں کے لیے پیدا ہو جاتا ہے کہ مزاج خراب ہو رہے ہیں۔ مصیبت پڑی ہوئی ہے۔ بور ہو رہے ہیں۔ انہی گھروں میں اور اپنے رشتہ داروں میں جا جا کر جن کے گھروں میں ہمیشہ جاتے تھے۔

قرآن کریم نے اس فلسفہ کو ایک موقع پر ایک اور چھوٹی سی آیت میں اس طرح بیان فرمایا کہ دیکھو تمہارے تحائف کا تبادلہ دُوْلَةً بَيْنَ الْاَغْنِيَآءِ مِنْكُمْ۔ (الحشر ۵۹ آیت: ۹) نہیں ہونا چاہیئے یعنی جو تمہارے تحفے پھرتے ہیں اور جو تمہاری محبت کی راہیں ہیں وہ اپنے رشتہ داروں، عزیزوں اور ہم پلہ اور ہم کفو لوگوں تک ہی نہیں رہنی چاہئیں۔ اگر یہ ہو تو ایک چکر امراء کا اوپر چلتا رہتا ہے اور ایک غرباء کا نیچے چلتا رہتا ہے اور انہی دائروں میں نعمتیں گھومتی رہتی ہیں یا نعمتوں کا فقدان چکر لگاتا رہتا ہے جن دائروں میں اس سے پہلے گھوما کرتی تھیں۔ اللہ تعالیٰ

ایک اور محبت کا دائرہ

قائم کرنا چاہتا ہے یعنی امارت سے غربت کی طرف اور غربت سے امارت کی طرف۔ اور یہ اسلام کا امتیاز ہے۔ نہایت ہی سائنٹیفک طریق پر اور نہایت ہی اعلیٰ پیمانے پر اس کی تعلیم دی گئی ہے۔ اس لئے وہ لوگ جو اپنے جیسے لوگوں کے گھروں میں جہاں پہلے گھوما کرتے تھے اگر وہیں گھومتے رہیں گے تو چونکہ یہ قرآنی تعلیم کے خلاف ہے اور اس کی روح کے منافی ہے اس لئے لذت نہیں پائیں گے اس کے برعکس صورت پیدا کریں گے جو اصل اسلام کی عید ہے تو ان کی زندگی میں آج کا دن ایک نہایت ہی مسرت لانے والا دن بن جائے گا۔

اس نقطۂ نگاہ سے میں آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہ آج کے دن امراء اپنے غریب بھائیوں کے گھروں میں جائیں اور وہ تحفے جو آپس میں بانٹتے ہیں ان میں اپنے غریب بھائیوں کو بھی شامل کریں۔ آپس میں بھی ضرور کچھ نہ کچھ بانٹیں کیونکہ یہ حق ہے۔ ذی القربیٰ کا بھی حق ہے۔ دوستوں کا بھی حق ہے، یہ حقوق بھی ادا ہونے چاہئیں۔ لیکن ایک حق جو آپ مار کر بیٹھ گئے ہیں جب تک وہ حق ادا نہیں کریں گے اللہ تعالیٰ کی رحمت کا نظارہ نہیں دیکھ سکیں گے۔ اور وہ حق جس کے متعلق میں نے کہا ہے مار کر بیٹھ گئے ہیں۔ اس حق سے مراد ہے:۔

"فِیْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ ۝ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ ۝"

(المعارج ۷۰ آیت ۲۶-۲۷)

کہ جن کو ہم نے بڑی بڑی نعمتیں عطا کی ہیں اور دولتیں بخشی ہیں ان کے اموال میں غرباء کا حق ہے۔ ایک طرح تو ہر مسلمان یہ حق کچھ نہ کچھ ضرور ادا کرتا ہے اور اس عید میں شامل ہو جاتا ہے۔ مثلاً جب وہ فطرانہ دیتا ہے جب وہ عید فنڈ دیتا ہے تو یقیناً اس حق کو ادا کر رہا ہوتا ہے اس لئے یہ کہنا جائز نہیں ہوگا کہ مسلمان خواہ احمدی ہو یا غیر از جماعت ہو وہ اس حق سے غافل ہے۔ دنیا کے کسی مذہب میں بھی اس حق کو اس تفصیل کے ساتھ ایک اصول کے مطابق اور ایک تنظیم کے تحت ادا نہیں کیا جاتا جس طرح اسلام میں کیا جاتا ہے مگر جو زائد بات

میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں

وہ یہ ہے کہ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ کے تابع پھر بھی یہ حق پورا ادا نہیں ہوتا جب تک آپ خود اپنے وقت کو بھی اور دیگر طاقتیں جو خدا نے آپ کو بخشی ہیں اُن کو بھی غریب کے لئے قربان نہ کریں۔ پھر آپ کی پوری عید ہوگی پھر آپ کو پتہ لگے گا کہ عید میں لذت کیا ہے مثلاً آج عید کی نماز کے بعد ضروری امور سے فارغ ہو کر اگر وہ لوگ جن کو خدا نے نسبتاً زیادہ دولت عطا فرمائی ہے زیادہ تمول کی زندگی بخشی ہے وہ کچھ تحائف لے کر غریبوں کے ہاں جائیں اور غریب بچوں کے لئے کچھ مٹھائیاں لے جائیں جو ان کے گھر میں زائد پڑی تھیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور جو اُن کا پیٹ خراب کرنے کے لئے مقدر تھیں وہ غریب بچوں کا پیٹ بھرنے کے لئے ساتھ لے جائیں اور وہ زائد پھل بھی جس نے زائد از ضرورت استعمال کی وجہ سے اُن کو ہیضہ کر دیا تھا۔ غریب بچوں کو دیں تاکہ ایک دن تو ایسا ہو کہ اُن کو بھی کچھ نصیب ہو۔ تو کچھ وہ پھل پکڑیں کچھ مٹھائیاں گھر سے اٹھائیں، کچھ بچوں کے لئے جو ٹافیاں یا چاکلیٹ آپ نے رکھے ہوئے تھے وہ لیں اور بچوں سے کہیں آؤ بچو! آج ہم ایک اور قسم کی عید مناتے ہیں۔ ہمارے ساتھ چلو، ہم بعض غریبوں کے گھر آج دستک دیں گے، ان کو عید مبارک دیں گے ان کے حالات دیکھیں گے اور ان کے ساتھ اپنے سکھ بانٹیں گے۔ اگر منظم طریق پر اس کام کو کیا جائے تو اس کا بہترین طریق یہ ہوگا کہ آپ صدر محلہ کے پاس پہنچیں تاکہ لوگ ایک ہی گھر میں بار بار نہ جائیں اور ایسے گھروں میں نہ جائیں جہاں ضرورت نہ ہو۔ صدر محلہ کو معلوم ہوتا ہے کہ اس کے محلے میں کون کون سے غریب لوگ رہتے ہیں جو اس

حسن سلوک کے زیادہ مستحق

ہیں۔ کون کون سے یتامیٰ ہیں۔ کون کون سی بیوگان ہیں۔ کون کون سی بوڑھی عورتیں ہیں اور کون سے بیمار اور بوڑھے لوگ ہیں جن کی زندگی میں کوئی رفیق اور کوئی ساتھی نہیں رہا۔ ایسی فہرستیں اوّل تو صدران محلہ کے پاس موجود رہتی ہیں اگر نہیں تو وہ اپنے ذہن میں دہرائی کریں اور جاتے ہی ایسی فہرستیں جلدی سے تیار کر لیں اور پھر وہ محلہ کے امراء کو بتائیں اور امراء سے مراد ضروری نہیں کہ لکھ پتی ہوں کیونکہ امارت اور غربت ایک نسبتی چیز ہے۔ وہ لوگ جو نسبتاً آسودہ حال ہیں جن کو عید کے دن یہ احساس نہیں ہوتا کہ پیسے ہوتے تو ہم بچوں کی خوشیاں کرتے۔ وہ سارے امراء ہیں۔ ایسے لوگ جب تیاری کر لیں تو اپنے اپنے محلہ کے صدر کے پاس پہنچیں اور اُن سے کہیں کہ بتاؤ ہمارے حصہ میں کون سے گھر دیتے ہو۔ اگر تین گھروں میں جانا ہے تو تین گھروں کی فہرست لے لیں۔ اگر چار یا پانچ میں جانا ہے تو ان کی فہرست لے لیں اور لازماً ایک سے زیادہ گھر ڈھونڈنے چاہئیں۔ کیونکہ یہ ایک اقتصادی قانون ہے کہ جتنا زیادہ غریب ملک ہو اتنی ہی غربت زیادہ اور امارت نسبتاً کم ہوتی چلی جاتی ہے اس لئے جو ہمارے ہاں متمول نہ سہی نسبتاً آسودہ حال اور سفید پوش ہی کہہ لیجئے ان کی تعداد غرباء کی تعداد کے مقابل پر کم ہوگی۔ یہ قدرتی قانون ہے اس لئے کوشش کریں کہ حتی المقدور ایک سے زیادہ گھروں میں تحفے بانٹیں مگر بہر حال یہ کوئی تکلیف مالا یطاق نہیں ہے آپ نے عید منانی ہے۔ آپ اپنی توفیق کے مطابق جتنی عید بھی منا سکیں۔ بہتر ہے۔ اس طرح اگر آپ غریب لوگوں کے گھروں میں جائیں گے اور ان کے حالات دیکھیں گے تو

میں آپ کو یقین دلاتا ہوں

کہ بعض لوگ ایسی لذتیں پائیں گے کہ ساری زندگی کی لذتیں ان کو اس لذت کے مقابل پر ہیچ نظر آئیں گی اور حقیر دکھائی دیں گی۔ کچھ ایسے بھی واپس لوٹیں گے کہ ان کی آنکھوں سے آنسو بہ رہے ہوں گے اور وہ استغفار کر رہے ہوں گے اور اپنے رب سے معافیاں مانگ رہے ہوں گے کہ اے اللہ! ان لوگوں سے ناواقفیت رکھ کر اور ان کے حالات سے بے خبری میں رہ کر ہم نے بڑے ناشکری کے دن کاٹے ہیں، ہم تیرے بڑے ہی ناشکر گزار بندے تھے، نہ ان نعمتوں کی قدر کر سکے جو تُو نے ہمیں عطا کر رکھی تھیں نہ ان نعمتوں کا صحیح استعمال جان سکے جو تو نے ہمیں عطا کر رکھی تھیں اور واپس آکر وہ روئیں گے خدا کے حضور اور میں آپ یقین دلاتا ہوں کہ ان آنسوؤں میں وہ اتنی لذت پائیں گے کہ دنیا کے قہقہوں اور مسرتوں اور ڈھول ڈھمکوں اور بینڈ باجوں میں وہ لذتیں نہیں ہونگی۔ ان کو بے انتہا، ابدی لذتیں حاصل ہوں گی اور زائل نہ ہونے والے بے انتہا سرور ان کو عطا ہوں گے۔

یہ ہے وہ عید جو

محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عید

ہے۔ یہ ہے وہ عید جو درحقیقت سچے مذہب کی عید ہے۔ پہلے بھی یہی عیدیں تھیں جو خدا نے عطا کی تھیں۔ لیکن بعد میں آنے والوں نے ان عیدوں کے مزاج بدل ڈالے۔ ان کے مضمون کو بھلا دیا۔ اپنی عیدوں کے رنگ بگاڑ دیئے تو وہ عیدوں کے مقاصد سے دور جا پڑے۔ ان کے لئے وہ عیدیں عیدیں نہ رہیں جو خدا اپنے مومن بندوں کو عطا کرنا چاہتا ہے۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ نہ عبادت کے مذہب کا کوئی نام ہے۔ نہ غریب کی ہمدردی کے مذہب کا کوئی نام ہے۔ یہ وہ دو قدر مشترک ہیں جو تمام مذاہب کے درمیان موجود ہیں۔ پس عبادت کے مذہب کا کوئی نام نہیں۔ سوائے عبادت کے۔ نہ اس کا نام ہندوازم ہے نہ بدھ ازم ہے نہ عیسائیت ہے نہ یہودیت ہے، اگر ہے تو اسلام ہے۔ لیکن یہ ہمیشہ سے ہے اور خدمت خلق کا نام بھی کوئی اور نہیں ہے سوائے خدمت کے۔ اور یہی وہ دین قیمہ ہے جس کا قرآن کریم میں ذکر ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۙ حُنَفَآءَ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ ۝

دین کی تفصیلات ہمیشہ بدلتی رہتی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دین کو کامل کیا اور اس کے ناک نقشے کو درست کیا اور خوب رونق بخشی۔ لیکن بنیادی ڈھانچہ انسان کا ایک رہتا ہے خواہ وہ کالا ہو خواہ گورا ہو، خواہ شرقی ہو خواہ غربی ہو، خواہ انگریز کا بچہ ہو یا حبشی کی اولاد ہو، انسان کا بنیادی ڈھانچہ کبھی تبدیل نہیں ہوتا۔ انسان کی جلد اس کا رنگ اسکی طرز بود و باش بدلتے رہتے۔ لیکن انسان بنیادی طور پر ایک ہی رہتا ہے۔

قرآن کریم نے

ایک عظیم نکتہ

ہم پر کھولا ہے اور وہ یہ ہے کہ دین قیمہ بھی ایک ہی ہے جو ہمیشہ سے ایک تھا اور ہمیشہ ایک رہے گا اور وہ دین قیمہ یہ ہے۔

يُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ

عبادت کو قائم کریں اور غریبوں کے حق ادا کریں اور خدا کی راہ میں خرچ کرنے کی عادت ڈالیں۔ یہ وہ دین قیمہ ہے جو غیر مبدل ہے اس میں کبھی آپ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کوئی تبدیلی نہیں دیکھیں گے۔ چنانچہ فِیْهَا کُتُبٌ قَیِّمَةٌ کہہ کر فرمادیا کہ ہر قائم رہنے والی بات اور ہمیشگی کی زندگی پانے والی بات ہم نے قرآن کریم کو عطا کردی ہے۔

اس پہلو سے ایک اور چیز بھی ہمارے سامنے آتی ہے۔ جب خدمتِ خلق کا کوئی مذہب نہیں، کوئی نام نہیں سوائے اس کے کہ اللہ کی خاطر بنی نوع انسان سے محبت کی جائے تو اس میں احمدی اور غیر از جماعت احباب کی تفریق کا کیا سوال ہے۔ اس میں مسلم اور غیر مسلم کی تفریق کا کیا سوال ہے اگر آپ کسی ہندو کا دکھ بانٹیں گے تو قرآن کی تعلیم کے مطابق وہ بھی دینِ قیمہ پر عمل ہو رہا ہوگا۔ عیسائی کا دکھ بانٹیں گے تو وہ بھی دینِ قیمہ پر عمل کر رہے ہوں گے۔ یہودی کے دکھ بانٹیں گے، تب بھی قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق دینِ قیمہ پر عمل کر رہے ہوں گے۔ ایک دہریہ کا دکھ بانٹیں گے تب بھی قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق دینِ قیمہ پر عمل کر رہے ہوں گے۔

پس ان جگہوں پر جہاں احمدی کم ہیں جہاں کے معاشرہ میں غیر از جماعت دوست زیادہ ہیں اور احمدی بہت تھوڑے پائے جاتے ہیں، ان کے لئے کوئی مشکل نہیں ہے کیونکہ

یہ ضروری نہیں ہے

کہ خدمتِ خلق کے طور پر غریب کے دکھ بانٹنے کے لئے احمدی کو تلاش کیا جائے اس لئے وہ تمام جماعتیں جہاں احمدی تعداد میں تھوڑے ہیں انحوار دگرد غریب محلوں میں حسب توفیق غریبوں کی مدد کے لئے جانا چاہیئے۔ صرف پاکستان میں نہیں بلکہ ساری دنیا کے احمدیوں کو اس قسم کی عید منانی چاہیئے۔ تاہم جہاں تک پاکستان کا تعلق ہے اکثر جماعتیں آج بھی ہماری اسلامی عید میں شامل ہو سکتی ہیں۔ اگر مجلس خدام الاحمدیہ ٹیلیفون کے ذریعہ اطلاعیں کردے اور جو خدام مثلاً فیصل آباد یا سرگودھا یا لاہور یا قریب کی جماعتوں میں جا رہے ہیں، ان کے ذمہ لگادیں کہ فلاں فلاں جگہ تم نے یہ اطلاع کرنی ہے تو آج سورج غروب ہونے سے پہلے پہلے جہاں تک ممکن ہو پاکستان کی اکثر احمدی جماعتیں اس عید میں شامل ہو جائیں۔ یعنی عبادت بھی خصوصیت کے ساتھ کریں اور غریب کی ہمدردی بھی بطورِ خاص کریں۔ یہاں تک کہ اپنے محلوں میں پھیل کر حسب حالات اور حسب توفیق غریبوں کے گھروں میں جائیں اور ان سے کہیں ہم محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام پر تمہیں عید مبارک دینے آئے ہیں۔ ہم اسلام کے نام پر تمہارے ساتھ خوشیاں بانٹنے آئے ہیں۔

بچوں سے کہیں

اے بچو! آؤ ہمارے بچوں کے ساتھ بیٹھ جاؤ، ان کی ٹافیاں کچھ تم بھی کھاؤ، ان کے کھلونوں سے کچھ تم بھی کھیلو، ہمارے کھانوں میں تم بھی شریک ہو جاؤ اور یہ ہم تم پر احسان کے طور پر نہیں کہہ رہے، یہ صرف اللہ کی خاطر ہے۔ اور اللہ کے سب سے پیارے رسول حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خاطر ہے۔ پس اگر تم شکریہ ادا کرنا چاہتے ہو۔ تو ہم تمہیں کہتے ہیں۔ لا نرید منکم جزاء ولا شکوراً۔ ہم ہرگز تم سے کسی جزا اور کسی شکریہ کا تقاضا نہیں کرتے، یہ کام محض للہ ہے۔ اس کا پیار ہی ہماری جزا ہے۔ وہ محبت سے جب ہمیں دیکھ رہا ہے تو یہی سب سے بڑی جزا ہے۔ لیکن یہ عجیب بات ہے کہ ایک جزا تو آپ کو وہیں مل چکی ہوگی کیونکہ اس نیکی میں اتنی لذت ہے کہ جتنا خدمتِ خلق کا کام آپ نے کیا ہوگا۔ آپ یقین کریں گے کہ اس سے بہت زیادہ آپ کو حاصل ہوگیا۔ پھر یہ کہنا کہ ہماری وہ جزا اللہ کا پیار ہے، اس کا کیا مطلب ہے یہ کہ وہ محض فضل ہے۔ قانونِ قدرت نے آپ کو وہ سب کچھ دے دیا جو آپ نے خرچ کیا اس سے زیادہ عطا کردیا۔ ایک نیکی کا دس گنا بدلہ اس نیکی کے دوران پا جائیں گے۔ باقی سب فضلِ الٰہی ہوگا جو اس کے پیار کی صورت میں آپ پر نازل ہوگا۔

پس جس کو یہ عید نصیب ہو جائے اس کو اور کیا عید چاہیئے۔

اس کی پھر عیدیں ہی عیدیں ہیں

اور یہی وہ عید ہے جو اسلام کی عید ہے جس کے متعلق میں آپ کو بتا رہا ہوں چاہیں تو کریں چاہیں تو نہ کریں۔

خطبہ ثانیہ کے بعد فرمایا:۔

اب ہم دعا کر لیتے ہیں۔ دعا میں مرحوم بزرگوں کو بھی یاد رکھیں۔ کل میں ذکر کرنا بھول گیا تھا۔ لسٹ میں تو نام تھے۔ لیکن وہ بہت لمبی لسٹ تھی پڑھنے سے رہ گئی۔ جن دوستوں نے چندے ادا کئے ہیں میں نے تو ان کو یاد رکھا تھا لیکن ان کا بھی بطورِ خاص ذکر کرنا بھول گیا جنہوں نے بطورِ خاص اس نیت سے چندے ادا کئے ہیں کہ رمضان ختم ہونے سے پہلے پہلے وہ اس نیکی میں شامل ہو جائیں۔ ان کو بھی خصوصیت سے اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں اور سب بیماروں، کمزوروں کے لئے بھی دعائیں کریں۔ خدا تعالیٰ احمدیوں کو یہ توفیق عطا فرمائے کہ اسلامی معاشرہ کی اسلامی عید دنیا میں رائج اور عام کردیں اور یہی ایک عید ہو جو ساری دنیا میں منائی جائے۔ اس کے سوا کوئی اور عید باقی نہ رہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اقتداء میں دعا ہوئی۔ دعا کے بعد حضور نے فرمایا:۔

"خطبہ کے تتمہ کے طور پر

دو چھوٹی سی باتیں بیان کرنا چاہتا ہوں۔

غیر ممالک کے لئے جب یہ خطبہ جائے تو اس میں نوٹ آجانا چاہیئے کہ جہاں غربت نہیں ہے وہاں بیماروں سے مل کر اس سنت کو پورا کیا جا سکتا ہے یعنی غریب کی ہمدردی کی جو سنت نبوی ہے اس کو بیماروں اور کمزوروں اور تنہا رہنے والے بوڑھوں وغیرہ سے مل کر پورا کیا جا سکتا ہے۔ ضروری نہیں کہ غربت ہی ہو تو اس میں شریک ہو کر اس عید کو منایا جا سکتا ہے۔

اور پاکستان کی جماعتوں کے لئے یہ نصیحت ہے کہ یہ بات آپ کی محبت کے پیغام کی راہ میں روک نہ بنے کہ بعض لوگوں نے آپ پر ۵۳ء یا ۷۴ء میں ظلم کئے تھے۔ خواہ کسی نے کچھ کیا ہو اس عید کی خوشیوں میں ان کو بھی شامل کریں جنہوں نے ظلم کئے ہیں اگر آپ ان کے گھر جا سکتے ہیں اور حالات کا تقاضا ہو کہ نفرتیں نہ پھیلیں بلکہ محبت پیدا ہو تو ان کے ہاں بھی بے شک تحفے لے کر جائیں ان سے کہیں کہ ہماری عید ان چیزوں سے بالا ہے اور آزاد ہے کہ تم نے ہم سے کیا کیا۔ ہم تو وہی کریں گے جو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں تلقین فرمائی ہے۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ازاں بعد حضور نے حاضرین کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہتے ہوئے سب احباب کو عید کی مبارکباد دی اور واپس تشریف لے گئے۔

یادِ رفتگان

محترمہ بشریٰ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری اسحاق احمد صاحب اقبال ٹاؤن لاہور

ہمارے پیارے ابا جان (چوہدری ناصر الدین صاحب ایم اے) کو ہم سے جدا ہوئے چار سال ہو گئے ہیں۔ مرحوم بہت سی خوبیوں کے مالک اور محبت و خلوص کے پیکر تھے۔ ہر وقت چہرے پر مسکراہٹ رہتی پیدائش کے وقت سے ہی دادا جان نے آپ کی زندگی وقف کر دی تھی اور مرحوم نے اس وقف کو خوب نبھایا۔ پہلے وکالت زراعت کے ماتحت سلسلہ کی خدمت کی پھر آخری دم تک بطور آڈیٹر تحریک جدید سلسلہ کی خدمت پر مامور رہے۔ صلوٰۃ صوم کے بہت پابند تھے۔ امی جان کے ساتھ بہت محبت اور خلوص سے پیش آتے اور ان کا بہت احترام کرتے تھے۔ ہم نے کبھی انہیں امی جان کے ساتھ اونچی آواز میں بات کرتے نہیں سنا۔ گھر کے سب چھوٹے بڑے کاموں میں ہاتھ بٹاتے۔ میری آخری ملاقات ان سے وفات سے ایک دن پہلے ہوئی تھی۔ میں اور میرے میاں (چوہدری اسحاق احمد) شورکوٹ سکول ڈرنا لیڈر سلطان محمود صاحب کے پاس گئے۔ صبح ابا جان کے ساتھ ہم نے ناشتہ کیا۔ میرے میاں نے ان سے پوچھا کہ آپ کی طبیعت ٹھیک ہے تو ہم بھائی سے مل آئیں مرحوم بڑی خوشی سے بولے کہ ہاں بالکل ٹھیک ہوں آپ ضرور جائیں

چناب ایکسپریس پر جانا تھا وقت تنگ تھا جلدی جلدی میں سامان باہر نکالا۔ میرے میاں ابا جان سے کہیں کمرے میں ہی مل آئے تھے۔ میں جلدی میں بھول گئی۔ دروازے سے باہر نکلنے لگی تو اچانک امی کو خیال آیا بولیں اپنے ابا کو مل لیا ہے میں بھاگی صحن کی طرف۔ میں نے سلام کیا اور مجھے انہوں نے بہت پیار دیا اور یہ وہ آخری پیار تھا جو اپنے پیارے ابا جان سے مجھے ملا۔

امی جان (خدا تعالیٰ انہیں صحت والی زندگی دے) نے مالی تنگی کے دور میں بڑے صبر کے ساتھ ابا جان کا ساتھ دیا۔ گھر سے باہر کی ساری ذمہ داری ابا جان نے اٹھائی ہوئی تھی جو اب امی جان کے نازک کندھوں پر آن پڑی ہے خدا تعالیٰ انہیں توفیق دے آمین۔ ابا جان بہت مہمان نواز تھے۔ گھر میں بے شک اپنے کھانے کو کچھ نہ ہو کوشش یہی ہوتی کہ مہمان کو اچھا ملے۔ بہت سادہ طبیعت کے مالک تھے۔ نمود و نمائش تو نام کو نہیں تھی بہت خود دار اور نہایت بلند اخلاق کے مالک تھے۔ ہم تینوں بہنوں کے ساتھ بہت پیار تھا۔ جب بھی بھائیوں سے جھگڑا ہوتا تو ہمیشہ ہماری طرف داری کرتے۔ میری شادی سے پہلے امی جان نے کہیں باہر شادی کی کسی تقریب میں شمولیت کے لیے جانا ہوتا تو کہتے کہ بشریٰ کو ساتھ لے جاؤ کیونکہ بیٹیوں کو ماں کے علاوہ کسی کے پاس رکھنے پر رضامند نہ ہوتے۔ رات کو کھانا کھانے کے بعد ہم سب بہن بھائیوں کی امی اور ابا جان کے ساتھ ضرور مجلس ہوتی۔ سوال و جواب وغیرہ ہوتے اور اکثر بیت بازی کرتے شعر بہت پسند تھے اور ماشاء اللہ آواز بھی بہت اچھی تھی گھر میں اٹھتے بیٹھتے بڑی خوش الحانی سے شعر پڑھا کرتے تھے۔ ابا جان نے شادی کے بعد ایف اے بی اے اور ایم اے پاس کیا۔ تعلیم کا بہت شوق تھا۔ گھریلو ذمہ داریوں کے باوجود تعلیم مکمل کی۔ ربوہ میں ایم اے عربی کی پہلی کلاس میں شامل ہوئے امتحان دیا اور پنجاب یونیورسٹی میں دوم آئے۔

تہجد کی نماز کے بہت پابند تھے اور نماز اتنی گریہ وزاری سے پڑھتے کہ سن کر رونا آجاتا۔ ان کی دعاؤں کے طفیل خدا تعالیٰ نے ہم سب بہن بھائیوں پر بہت فضل کیے اور اب بھی بارش کی طرح نازل ہو رہے ہیں۔ تمام بہن اور بھائی دعا کریں کہ خدا تعالیٰ ہمارے ابا جان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اور ہم سب کو ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق دے نیز خدا تعالیٰ ہماری امی جان کو صحت والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین

آل ربوہ صنعتی نمائش

مجلس اطفال الاحمدیہ مقامی ربوہ شعبہ صنعت و تجارت کے تحت مورخہ ۲۹، ۳۰ جولائی آل ربوہ صنعتی نمائش بمقام ہال دفتر انصار اللہ مرکزیہ میں منعقد کروا رہی ہے۔ اہالیان ربوہ کی خدمت میں گزارش ہے کہ ہماری حوصلہ افزائی کے لئے ضرور تشریف لائیں۔

(سیکرٹری صنعت و تجارت مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

ضروری اعلان برائے لجنات

لجنہ کا مالی سال خدا تعالیٰ کے فضل سے ماہ اکتوبر ۱۹۸۲ء سے شروع ہو کر ماہ ستمبر ۱۹۸۳ء کو ختم ہو رہا ہے۔ اس لیے وہ لجنات جنہوں نے ابھی تک اپنے لازمی چندہ جات یعنی ممبری لجنہ، اجتماع لجنہ، خدمت خلق، ناصرات ممبری، اجتماع ناصرات نہیں بھجوائے۔ جلد از جلد بھجوانے کی کوشش کریں۔ تمام امراء اضلاع و ضلعی صدر صاحبات اپنے اپنے ضلع کا دورہ کر کے نادہند لجنات کا چندہ جمع کر کے بھجوائیں۔ کوشش کریں کہ آپ کے ضلع کی کوئی لجنہ نادہند نہ رہے۔ ۱۵ ستمبر تک تمام لجنات کا چندہ پہنچ جانا چاہیے تاکہ ہم اپنا بجٹ پورا کر سکیں اور اس سال میں آپکا چندہ شامل ہو سکے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(سیکرٹری مال لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

علی پور ضلع مظفر گڑھ میں رمضان المبارک

امسال بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے رمضان المبارک میں

۱۔ روزانہ نماز فجر کے بعد قرآن کریم کا درس دیا جاتا رہا۔ ۲۔ صبح ۸ بجے سے گیارہ بجے تک مختلف گھروں میں جا کر قرآن کریم ترجمہ کے ساتھ مستورات کو پڑھانے کا موقع ملتا رہا۔

۳۔ نماز مغرب سے پہلے سب دوست مسجد میں اکٹھے ہو جاتے تھے۔ اور روزانہ ایک گھر سارے افراد کی افطاری کرواتا۔ ۴۔ افطاری سے قبل روزانہ اجتماعی دعا کرائی گئی۔

۵۔ نماز عشاء کے بعد رمضان المبارک کے مسائل کے بارے میں احادیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا درس دیا جاتا رہا۔ ۶۔ روزانہ نماز تراویح باقاعدگی سے پڑھی جاتی رہی۔ ۷۔ حسب توفیق احباب نے صدقہ و خیرات میں حصہ لیا۔ ۸۔ جماعت نے سالانہ بجٹ اسی ماہِ رمضان میں بسر ۱۰۰ نہ صرف مکمل کر دیا بلکہ پانچ ہزار بجٹ سے زائد رقم جمع ہو گئی۔

۹۔ ایک مرتبہ ساری جماعت نے نماز تسبیح باجماعت ادا کی جس میں مستورات بھی خاصی تعداد میں شامل ہوئیں۔ ۱۰۔ ۲۹ رمضان المبارک کو نماز عصر کے بعد قرآن مجید کا درس دینے کے علاوہ عربی میں قرآنی دعائیں۔ نیز حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت مقاصد میں کامیابی۔ مبلغین کے کاموں میں برکت۔ بیماروں کی صحت۔ اولادوں کی تربیت اور روحانی ترقی اور اسلام کے عظیم الشان غلبہ کے لیے خصوصی دعائیں کی گئیں۔ ۱۱۔ جمعہ کے دو اجتماعوں میں رمضان المبارک کی اہمیت و فرضیت اور مسائل کے بارہ میں توجہ دلائی گئی۔ اور دو جمعہ کے اجتماعوں میں خطبات کے بعد قرآن مجید کا درس اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات کی کیسٹیں سنائی گئیں۔

۱۲۔ حسب توفیق احباب نے قرآن پاک کی تلاوت بھی کی۔ نوافل بھی پڑھے۔ تسبیح و استغفار بھی کیا۔

(نثار احمد خان مربی سلسلہ مسجد احمدیہ علی پور ضلع مظفر گڑھ)

درخواست دعا

- مکرم رشید احمد صاحب اطہر سیکرٹری مال جماعت احمدیہ تخت ہزارہ ضلع سرگودھا پاؤں پر لوہے کا پہیہ گزرنے کی وجہ سے تا حال صاحب فراش ہیں۔
- مکرم شیخ عبد الحمید صاحب شملوی (عمر ۶۳ سال) پیرانہ سالی اور دیگر عوارض کے باعث شدید بیمار ہیں۔ قریباً دو سال قبل آنکھوں کا اپریشن کرایا تھا جو کامیاب نہیں ہو سکا تھا اور بینائی ضائع ہو گئی۔ (ناصر احمد خالد۔ مزنگ لاہور)
- مکرمہ مقصودہ بیگم صاحبہ آف پھیرو چیچی (سندھ) لکھتی ہیں کہ ان کی بہن امۃ الحی دو سال سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ پہلے جسم کا دایاں حصہ سر سے لے کر پاؤں تک کانپتا تھا جس میں اب افاقہ ہے۔ اب بائیں حصہ میں یہی تکلیف ہے۔
- مکرم مولوی عبد الکریم صاحب آف کروندی ڈیڑھ ماہ سے بعارضہ شوگر و دل بیمار ہیں۔
- مکرم صوفی محمد ابراہیم صاحب جالندھری سرگودھا معدہ کی خرابی کے باعث بیمار ہیں۔
- مکرم مرزا مظفر احمد صاحب حیدر آباد (سندھ) لکھتے ہیں کہ ان کی اہلیہ محترمہ شدید بخار میں مبتلا ہیں اور نارتھ سٹی ہسپتال کراچی میں زیر علاج ہیں۔ انہیں خود بھی بسا اوقات سر درد کی شکایت ہو جاتی ہے۔
- مکرم نصیر احمد صاحب مظہر فرید کالونی صادق آباد کی والدہ محترمہ ۱۵ اور ۱۶ جولائی کی درمیانی شب کار کے ایک حادثہ میں سخت زخمی ہو گئی ہیں اور نشتر ہسپتال ملتان میں زیر علاج ہیں۔

قارئین الفضل سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اٹھرا، بواسیر، ذیابیطس، دمہ، پرانی خارش و چنبل، تبخیر معدہ، مردانہ و زنانہ خاص امراض کا
بفضلہ کامیاب علاج۔ بیرونی مریض بیماری کی مکمل کیفیت لکھ کر دوا طلب کریں!
مطب ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ فون ۶۳۴ رہائش ۵۳۴

داخلہ نشتر میڈیکل کالج ملتان

امسال جن احمدی طلباء کا نشتر کالج میں داخلہ ہونے والا ہے ان کو کالج کی طرف سے کال بھیج دی گئی ہے۔ ایسے تمام دوست اپنی تمام ضروری اصل سرٹیفکیٹس کے ساتھ مورخہ ۶ اگست ۸۳ء کو حاضر ہوں اور مندرجہ ذیل طلباء سے رابطہ قائم کریں تاکہ ان کے داخلہ کے سلسلہ میں رہنمائی کی جا سکے:۔

(۱) رشید احمد ارشد ۱۱۳ سینا ہال
(۲) محمد عثمان مبارک ۱۱۰ اقبال ہال
نشتر میڈیکل کالج ملتان۔

شکریہ احباب

خاکسار کے والد محترم صوفی عبدالغنی صاحب نمبردار چک نمبر ۶۵۵/۶ تحصیل جڑانوالہ ضلع فیصل آباد ۲۵ جون کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے جس پر اندرون پاکستان اور بیرون پاکستان سے احباب کی طرف سے تعزیت کے بکثرت خطوط آئے ہیں۔ بعض احباب نے فون پر تعزیت فرمائی ہے اور اسی طرح بکثرت احباب نے گھر تشریف لا کر تعزیت فرمائی ہے خاکسار ان دنوں ملک سے باہر ہونے کی وجہ سے محترم والد صاحب کی تجہیز و تکفین میں شامل نہ ہو سکا اور نہ ہی آخری دیدار کر سکا جو میرے لیے شدید صدمہ کا باعث ہوا۔ لیکن احباب کے ہمدردانہ تعزیتی پیغامات سے تسکین قلب ہوئی۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے۔ نیز خاکسار اپنے ان عزیز از جماعت اعزہ کا بھی شکرگزار ہے جنہوں نے مرحوم کی وصیت کے مطابق تمام انتظامات کر کے میت کو ربوہ پہنچایا اور بہشتی مقبرہ میں تجہیز و تکفین میں شامل ہوئے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے اور ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔ آمین۔

(محمد علی نائب قائد خدام الاحمدیہ ضلع کراچی (احمدیہ منزل ڈرگ روڈ کالونی کراچی)

اعانت الفضل

مکرم محمد عابد عادل صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور نے اپنے بیٹے مکرم احمد نعیم عابد صاحب مقیم جرمنی کے ہاں بیٹی کی پیدائش پر مبلغ یکصد روپیہ برائے اعانت الفضل ارسال فرمائے ہیں۔ حضور نے نومولودہ کا نام سلمہ ناہید تجویز فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ نومولودہ کو صحت و تندرستی والی لمبی عمر سے نوازے اور والدین کے لئے قرۃ العین ثابت ہو۔ آمین۔
(مینیجر)

احمدی بھائیوں کیلئے سنہری موقعہ
اراضی برائے فروخت
زرعی رقبہ سالم ۳۵ ایکڑ نہری پانی برلب پکی سڑک بجلی موجود ٹیوب ویل بورکیا ہوا۔ مکمل خودکاشت، ایک آدمی کی ملکیت، ملحقہ احمدی احباب کی زمینیں۔
موضع مومن آباد تحصیل و ضلع بہاولنگر ریلوے سٹیشن تحت محل۔
خواہشمند احباب! درج ذیل پتہ پر رجوع فرمائیں۔
۔ سادات ٹینٹ سروس چوک مسجد اقصیٰ کالج روڈ ربوہ
۔ سید ظہور حسین شاہ موضع مومن آباد ڈاکخانہ تحت محل ضلع بہاولنگر

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کیلئے اپنے معروف ادارہ
ہیڈ آفس
گلوب ٹمبر کارپوریشن
۲۶۔ نیو ٹمبر مارکیٹ راوی روڈ لاہور
(گورنمنٹ کنٹریکٹر)
(فیکٹری)
گلوب انجنیئرنگ کارپوریشن
رچنا ٹاؤن جی ٹی روڈ فیروزوالا لاہور پر تشریف لائیں
فون دفتر:۔ ۶۸۱۲۶ گھر:۔ ۶۲۹۳۰ فیکٹری:۔ ۷۱۰۳۵۳
احباب لکڑی کو دیمک سے محفوظ رکھنے کیلئے ہم سے رابطہ پیدا کریں

جدید فیشن کے مطابق
سونے کے جڑاؤ اور سادہ زیورات وغیرہ کیلئے
نیویارک جیولرز
فون نمبر ۴۱۰۹۷۴، ۴۱۸۶۴۶
رہائش ۴۱۸۶۴۵
۔ ۱۱۱۔ فیروزپور روڈ نزد گلیکسی سینما اچھرہ لاہور ۔ ۱۰ شادمان کالونی لاہور
۔ ۱۲ ذیلدار روڈ اچھرہ لاہور
پروپرائٹر:۔ میاں عظیم قادر اینڈ سنز

باقاعدہ ٹاؤن کمیٹی ربوہ سے منظور شدہ
ایک انتہائی نادر موقعہ سے جلد فائدہ اٹھائیں۔ پختہ سڑکیں مکمل ہو چکی ہیں
شکور پارک ربوہ
ہاؤسنگ سکیم * ہر نقص سے پاک * حق شفعہ سے مبرا * مکمل ضمانت * فوری رجسٹری اور فوری قبضہ
شکور پارک:۔ جسمیں پختہ سڑکیں، بجلی، میٹھے پانی کی سپلائی، ٹیلیفون اور سوئی گیس بفضل تعالیٰ مہیا کی جائے گی۔
شکور پارک:۔ بہترین موقعہ۔ ایک طرف محلہ دارالرحمت شرقی ب بلاک ۲۴ کی ۴۰ فٹ سڑک دوسری طرف محلہ نامرآباد اور مبارک کالونی چنیوٹ ساہی وال روڈ کے اندر بطرف ربوہ۔
رابطہ کیلئے:۔
پروپرائٹر:۔ حاجی عبدالسمیع ۱۶/۲۵ باسط منزل محلہ دارالرحمت شرقی ب ربوہ
فون گھر ۴۱۶ فون دوکان ۶۱۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اٹھرا، دمہ، تبخیر معدہ، خارش، چنبل، بواسیر
زنانہ، مردانہ مخصوص امراض کا بفضلِ خدا تسلی بخش علاج

سرمہ نور اور نور آئی کاجل (رجسٹرڈ) مطب شفاخانہ رفیق حیات

گولبازار ربوہ
ٹرنک بازار سیالکوٹ

احمد موٹرز

فون نمبر ۴۰۴۴۵
آٹو موبائیل انجینئرز
- جرمن اور جاپانی گاڑیوں کی مرمت کا خصوصاً اعلیٰ انتظام۔
- گاڑیوں کی اطمینان بخش
- اوورہالنگ - ڈینٹنگ
- پینٹنگ الیکٹرک - ویل بیلنسنگ
- ویل الائنمنٹ

کیلئے رجوع فرمائیں
غنایت بازار اور جٹر کیمپ مری روڈ راولپنڈی

اگر آپ

اولاد جیسی نعمت سے محروم ہیں
تو اولین فرصت میں

دواخانہ حکیم نظام جان

سے مشورہ طلب فرمائیں
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ : اقصیٰ چوک کالج روڈ
فون ۷۳۹۹۷ : ربوہ فون ۵۵۸
حکیم انوار احمد جان ابن حکیم نظام جان گھنٹہ گھر گوجرانوالہ

ہمارے ہاں ہر قسم کا عمارتی شیشہ
اور آئینے دستیاب ہیں

بھٹی گلاس ہاؤس

مسجد اقصیٰ چوک ربوہ

علم تعبیر الرؤیا پر ایک دلچسپ کتاب جس کا مقدمہ محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد کے قلم سے تحریر ہے۔

خواب اور تعبیریں

ہر کتب فروش سے طلب فرمائیں۔
الناشر:- احمد اکیڈمی ربوہ۔

فون ۴۱۲ — اقبال ٹریڈرز
فون ۵۰۸ — انٹرنیشنل ٹریڈرز
فینٹم پنکھے — کمپنی کی ۵ سالہ گارنٹی

مجید ٹاؤن رہائشی منصوبہ

نزد مسجد اقصیٰ ربوہ
باقاعدہ منظور شدہ - ہر نقص سے پاک
چوہدری عبدالمجید وڑائچ ایڈووکیٹ
فیکٹری ایریا ربوہ

سچی بوٹی (ٹنکچر)

ہومیوپیتھک طریق پر تیار کردہ
سچی بوٹی (ٹنکچر)
پھوڑا پھنسی سے لیکر کینسر (CANCER) تک کیلئے مفید ہے۔ پینے میں آسان۔ فوری اثر کے لئے۔ قیمت فی اونس ۲۰/- ڈاک خرچ ۵/-
کیور ٹیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو)
کمپنی رجسٹرڈ پاکستان لاہور۔ کراچی
ہیڈ آفس ربوہ۔ فون ۶۰۶-۶۰۷

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھو الناصر

کراچی میں

آپ کے ذوق کے عین مطابق معیاری سونے کے دیدہ زیب اور پرکشش زیورات کا مرکز آپ کی اپنی دکان

الکریم جیولرز (ائیر کنڈیشنڈ)

فون نمبر ۶۸۵۵۱۱
بازارِ فیصل — کریم آباد چورنگی کراچی

نیز جدید دور کے ڈیزائن اور جڑاؤ حسب پسند زیورات آرڈر پر بھی تیار کئے جاتے ہیں

میاں عبداللطیف شاہ کوٹی اینڈ سنز
پروپرائٹرز

مرکزِ سلسلہ میں رہائش رکھنے کے خواہشمند احباب کیلئے سنہری موقعہ

اس وقت ہمارے پاس مکانات اور پلاٹس قریباً ہر محلہ میں قابلِ فروخت موجود ہیں۔ گذشتہ دو ماہ سے پلاٹس و مکانات کی قیمتوں میں کافی کمی پیدا ہو چکی ہے۔ مرکز سلسلہ میں رہائش کی غرض سے پلاٹ و مکان خریدنے کا سنہری موقعہ ہے احباب اس سے جلد فائدہ اٹھائیں۔ خواجہ عبدالمومن

مومن اسٹیٹس پراپرٹی ڈیلر و مومن کلاتھ ہاؤس

گولبازار ربوہ فون ۵۱۷

پھول مصالحے

چٹنی پاؤڈر
قریب کا نمبر سے ایبٹ آباد سے ہر جگہ
فیکٹری ہیڈ:- اقبال ٹریڈرز احمد مارکیٹ گولبازار ربوہ فون ۴۱۲

رعایتی کرایہ پر

شامیانے، قناتیں، کرسیاں، کراکری اور ہر قسم کا دوسرا متعلقہ سامان رعایتی داموں پر حاصل کیجئے

سادات ٹینٹ سروس اینڈ ٹریڈرز

چوک مسجد اقصیٰ کالج روڈ ربوہ

آپ کو معلوم ہو کہ ہمارے دواخانہ
میسرز حکیم نظام جان اینڈ سنز
کا نام اب

مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)

زیر نگرانی: حکیم عبدالحمید جانشین و فرزند حضرت حکیم نظام جان
ہو چکا ہے

خدمت کی راہوں پر رواں دواں: دیرینہ خادم
مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ فون: ۷۴۸۴۴
بالمقابل ایوانِ محمود، ربوہ، فون: ۶۳۸
۷۱۔ سویٹ ہوم لینڈ ماڈل کالونی کراچی ۲۷ — چوک ... ضلع سیالکوٹ